بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۲۹

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۶ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۱۰ اخاء ۱۳۵۷ش ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ انسان کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کیلئے مغفرت کے سامان مہیا کرتا ہے

توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا گویا انسانی ترقیات کا دروازہ بند کرنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الانفال: ۵)

ترجمہ:- مومنوں کے لئے (بڑے بڑے) مدارج، مغفرت کا سامان اور معزز رزق ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ (ترمذی)

ترجمہ:- غرغرے سے پہلے جب بھی انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے کیونکہ یہ بات تو ہر ایک کے نزدیک واضح اور بدیہات سے ہے کہ انسان کامل بالذّات نہیں بلکہ تکمیل کا محتاج ہے...

اکثر انسانوں کے لئے اوّل مرحلہ گندی زندگی کا ہے اور پھر جب سعید انسان اوائل عمر کے تُند سیلاب سے باہر آجاتا ہے تو اپنی فطرت کے جامہ کو پاک کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے یہ عام طور پر انسانی زندگی کے سوانح ہیں جو نوعِ انسان کو طے کرنے پڑتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اگر یہی بات سچ ہے کہ توبہ قبول نہیں ہوتی تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہی نہیں کہ کسی کو نجات دے۔

اگرچہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ تخمِ توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی کئی مقامات میں کھول کر بتلا دیا ہے کہ وہ تخم سب میں مساوی نہیں بلکہ بعض کی فطرتوں میں جذباتِ نفسانی ان کے ایسے غالب آگئے ہیں کہ وہ نُور کالمفقود ہو گیا ہے... سو اس طور کی طبیعتیں بھی دُنیا میں پائی جاتی ہیں جن کا وجود روزمرّہ کے مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے ان کے نفس کا شورش اور اشتعال جو فطرتی ہے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اس کو کون دُور کرے ہاں خدا نے ان کا ایک علاج بھی رکھا ہے وہ کیا ہے توبہ و استغفار اور ندامت"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۷۵ حاشیہ ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال دینی اور تربیتی اغراض کے لئے سفرِ یورپ پر ہیں۔ حضور کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے، اپنی غیرمعمولی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کامیابی اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

---

۱۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو مکرم محمد اقبال صاحب سیفی ایم بی اے کراچی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام "یاسر" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ انچارج سیرالیون (مغربی افریقہ) کا پوتا اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اجتماع خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر کو تعلیم الاسلام کالج کے بالمقابل کھلے میدان میں منعقد ہو گا۔ خدام کی رہائش خود ساختہ خیموں میں ہو گی خدام اس کے مطابق تیاری کر کے آئیں اپنے ساتھ خیمہ کا سامان اور پلیٹ اور گلاس وغیرہ ضرور ساتھ لائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶؍ ذیقعدہ ۱۳۹۸ ھ
۱۰؍ اخاء ۱۳۵۷ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام کیلئے خدمتِ اسلام کی اہلیت سے مالا مال ہونے کا انمول موقع

یہ مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہوتا ہے کہ وہ انہیں اجر و ثواب سے مالا مال کرنے کے لئے انہیں خاص خاص مواقع پر دینی خدمات بجا لانے کے لئے بلاتا ہے۔ یہ اجر و ثواب انہی مومنوں کے حصہ میں آتا ہے جو ایسے مواقع پر لبّیک اللّٰھم لبّیک کہتے ہوئے آگے آتے اور ان مواقع سے فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ برخلاف اس کے جو لوگ اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے آگے نہیں آتے وہ نہ صرف یہ کہ اجر و ثواب سے محروم رہتے ہیں بلکہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ ایسے مواقع میسر آنے سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ذوق و شوق کے عالم میں قربانی و ایثار سے کام نہ لے کر ایسے مواقع پر سستی دکھانے والوں اور آگے نہ آنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ

(محمدؐ آیت ۳۹)

ترجمہ:- اور اگر تم پھر جاؤ (یعنی غفلت سے کام لیتے ہوئے خدمت کے اس موقع سے فائدہ نہ اُٹھاؤ جو خاص تمہارے لئے مہیا کیا جا رہا ہے) تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح (سستی کرنیوالے) نہیں ہوں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ تعلیم و تربیت اور دینی خدمات کے جو خاص مواقع پیدا ہوں اور ان میں شرکت کے لئے بلایا جائے تو اُن سے بے اعتنائی برتنا بہت بڑے نقصان پر منتج ہو سکتا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن تعلیم و تربیت اور خدمت و فدائیت کے ایسے مواقع کی ہمیشہ تلاش اور انتظار میں رہتے ہیں۔ بلانے کی آواز بلند ہوتے ہی وہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے آموجود ہوتے ہیں اور ثابت کر دکھاتے ہیں کہ وہ فی الاصل ابراہیمی طیور ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس زمانہ میں ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا کا نظارہ بار بار اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پیش کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔

دراصل ایسے بابرکت مواقع کا میسر آنا اور پھر ان خاص مواقع پر والہانہ لبیک کہنے کی توفیق پانا انسان کی بہت بڑی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے خدائی جماعتوں کا یہ ایک خاص طرۂ امتیاز ہوتا ہے کہ وہ خدائی منشاء کے عین مطابق اپنے افراد کے لئے تربیت و اصلاح اور دینی خدمت کے ایسے بابرکت مواقع بڑی کثرت سے بہم پہنچاتی ہیں اور پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں عظیم الشان اجر و ثواب کا مستحق بنانے کے لئے آجمع ہونے کے لئے پکارتی ہیں۔ چونکہ خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت خود اُسی کے نام پر تربیت و اصلاح کے لئے انہیں بلانے کی غرض سے ندا بلند کی جاتی ہے اس لئے اُسے خدائی آواز یقین کر کے اُس پر والہانہ لبیک کہنا خدائی جماعت کے افراد کا ایک امتیازی نشان ہوتا ہے۔

ایسے ہی بابرکت مواقع میں سے خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنات اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اور اسی طرح انصار اللہ کے اپنے اپنے سالانہ اجتماعات کے مواقع بھی ہیں۔ جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے خدام، اطفال، لجنات اور ناصرات کے اجتماعات ۲۰، ۲۱، ۲۲؍ اخاء ۱۳۵۷ ہجری شمسی مطابق ۲۰، ۲۱، ۲۲؍ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ ہمیں توقع ہی نہیں بلکہ یقینِ کامل ہے کہ کیا خدام، کیا اطفال، کیا لجنات اماء اللہ کی ممبرات اور کیا ناصرات سب ہی اس بابرکت موقع پر اپنے اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے اور اس جذبہ و جوش اور اس ذوق و شوق سے کھنچے چلے آئیں گے کہ ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا کا نظارہ پہلے سے کہیں بڑھ کر شان کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور یہ حقیقت ایک دفعہ پھر پوری شان کے ساتھ آشکار ہوئے بغیر نہ رہے گی کہ ابراہیمی طیور بلانے کی ندا بلند ہونے پر فطرۃً کبھی پیچھے رہ ہی نہیں سکتے۔ ان کے دیوانہ وار اُڑ کر جا پہنچنے میں سستی یا غفلت کے آڑے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، فطرت اور جبلّت سستی، غفلت یا کوتاہی سے یکسر پاک اور آزاد ہوتی ہے۔

خدام و اطفال اور اماء اللہ و ناصرات اپنے اپنے اجتماعوں میں شرکت کے لئے کیوں کھنچے چلے نہ آئیں جبکہ ان کے یہ اجتماع اپنے علمی و ورزشی مقابلوں، تلقینِ عمل کے پروگراموں کے تحت علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر اور سب سے بڑھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطابات کی وجہ سے تعلیم و تربیت کا انمول موقع فراہم کرتے ہیں اور ان میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اہلیت پیدا کر کے انہیں ذوق و شوق اور جوش و ولولہ سے مالا مال کر دکھاتے ہیں نیز دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور راتوں کو نماز تہجد میں اپنے مولیٰ کے حضور تضرّع و ابتہال روحانی علوّ و ارتفاع سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

انشاء اللہ العزیز امسال بھی خدام و اطفال اور اماء اللہ و ناصرات سب ہی آئیں گے اور شرکت کرنے والی مجالس اور اراکین کی تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دکھائیں گے۔ ہم بجا طور پر یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ کوئی مجلس اور کوئی لجنہ ایسی نہیں رہے گی جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجالس و لجنات میں اشتعالِ شوق پیدا کر کے ہماری اس توقع کو پورا کر دکھائے اور ان اجتماعات کو برکتوں سے نواز کر غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اجتماع خدام الاحمدیہ میں شرکت کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو اہم ارشاد

(۱) "مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کا نہایت ضروری حصہ ہے اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہئے اور ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے اور یہ کوئی مشکل نہیں۔ صرف اس طرف توجہ کی ضرورت ہے جو اب تک ہوتی نہیں رہی اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہوگا۔"

(۲) "تمام جماعتوں کے نمائندے لجنہ اور ناصرات اور خدام الاحمدیہ اور اطفال اور انصار اللہ کے اجتماعات میں ضرور شامل ہوں۔ اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ مَیں انشاء اللہ نگرانی کروں گا کہ ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔ ...... اگر چھوٹی جماعت ہے تو خواہ ایک نمائندہ ہی آجائے بہرحال شامل ضرور ہونا چاہئے۔ .....

..... سارے مربیوں، معلموں، انسپکٹران مال تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے علاقوں سے ان جماعتوں کی نمائندگی ضرور بھجوائیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ الٰہی خلافت سے وابستہ ہے

مکرم سردار احمد صاحب ایم اے (فلسفہ) رحمان پورہ لاہور

قرآن کریم کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کی دو مستقل اور قدیم عادتوں کا پتہ چلتا ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر اس زمانہ میں جسے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ (سورۃ روم) کی تفسیر کہا جا سکے اپنے کسی بندے کو خلائق کی راہ نمائی پر مامور کرتا رہا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا
خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ"
(سورۃ فاطر: ۲۵)

یعنی دنیا میں کوئی ملت ایسی نہیں جس کی طرف ہماری طرف سے کوئی بیدار کرنے والا نہ بھیجا گیا ہو۔

دوسری عادت خدائے حی و قیوم کی یہ ہے کہ ایک مخصوص اور محدود عرصہ کے بعد اس کی پیدا کردہ ہر شے موت سے ہمکنار ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ
الْمَوْتِ"
(آل عمران: ۱۸۶)

یعنی ہر نفس موت کے ذائقہ کو ضرور چکھتا ہے۔

ان دونوں قرآنی آیات کا اکٹھا مفہوم یہ معنی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ہر قوم میں مبعوث ہوتے رہے اور فطری قوانین کے تحت، ایک محدود زمانہ تک فریضہ ہدایت سرانجام دے کر واصل بحق ہوتے رہے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ان فطری قوانین کی موجودگی میں ایک نبی اپنی محدود زندگی میں خلق خدا کی ہدایت کا غیر محدود فریضہ صرف اسی صورت میں سرانجام دے سکتا ہے اگر اس کے نورِ نبوت کی چمکار کو خلافت کے آئینہ کے ذریعے کئی نسلوں تک منعکس کیا جائے۔ چنانچہ یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ ہر نبوت کے بعد تقاضائے زمانہ کے مطابق خلافت کے سلسلہ کو قائم فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (نور: ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ وعدہ کرتا ہے کہ انہیں اسی زمین پر ضرور خلیفہ مقرر کرے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا جاتا رہا۔

خلیفہ وقت چونکہ اپنے نبی متبوع کا جانشین ہوتا ہے لہٰذا وہ ان تمام وعدوں اور بشارتوں کا بھی وارث ہوتا ہے جو اس کے نبی متبوع کو دی گئی ہوں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ دوسرے انبیاء کو دی جانے والی بشارتوں میں سے ایک یہ ہے کہ نصرت الٰہی ہمیشہ ان کے شامل حال رہتی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِيْ"
(سورۃ المجادلہ: ۲۲)

یعنی ہم نے لکھ چھوڑا ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔

عقل متقاضی ہے کہ یہ خدائی وعدہ خلیفہ برحق کے حق میں بھی پورا ہو۔ تاریخ گواہی دیتی ہے کہ ایسا ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیق رض کے سر پر تاج خلافت ہوتے ہی سارا عرب سرکشی اور بغاوت کی لپیٹ میں آ گیا۔ مدینہ کے اندر منافق اور باہر یہودی موقعہ کے منتظر تھے۔ ان دنوں حالات حضرت عمر رض نے خلیفہ وقت کو یہ مشورہ دیا کہ فی الحال اسامہ بن زید رض کے لشکر کی مدینہ میں زیادہ ضرورت ہے اسے ابھی روانہ نہ کیا جائے مگر حضرت ابوبکر صدیق رض نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ لشکر اسلام خلافت حقہ کا زیر ہدایت روانہ ہوا اور کامیاب و کامران واپس آیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رض نے مختلف قبائل عرب کی سرکوبی کے لئے مہمات روانہ کیں تو کچھ مرتدین زکوٰۃ کی معافی کی شرط پر اطاعت کی پیش کش کی۔ حالات اتنے نازک تھے کہ صحابہ نے وقتی طور پر اس پیشکش کو قبول کر لینے کا مشورہ دیا مگر خلیفہ وقت رض نے نہایت جلال کے ساتھ فرمایا کہ:۔

"زکوٰۃ کو معاف کرنا تو درکنار اگر یہ لوگ پہلے اونٹ کا گھٹنہ باندھنے والی ایک رسی زکوٰۃ میں دیتے تھے اور اب وہ رسی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کر دیں تو اس رسی کو حاصل کرنے کے لئے بھی میں ان سے جنگ کروں گا۔"

ناچار جنگ ہوئی اور نصرت الٰہی ان لوگوں کے حصہ میں آئی جو خلافت سے وابستہ تھے۔

حضرت عمر فاروق رض کے عہد کی فتوحات خلافت سے وابستگی کا ہی ایک کرشمہ تھیں۔ یروشلم کا واقعہ تو نصرت ایزدی کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اہل یروشلم کے اصرار پر جب حضرت خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ صلح کے لئے یروشلم تشریف لائے تو شہر کے سب سے بڑے راہب نے شہر کی کنجیاں حضرت عمر فاروق رض کی خدمت میں یہ کہتے ہوئے پیش کر دیں کہ آپ ہی بیت المقدس کے وہ موعود فاتح ہیں جس کے فضائل و خصائل ہماری مقدس کتابوں میں درج ہیں۔

حضرت عثمان غنی رض کی خلافت جب تک طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنائی گئی فتوحات کا دروازہ ملت اسلامیہ پر کھلا رہا مگر جب خلافت سے وابستگی شکوک و شبہات کی نذر ہو گئی تو خدا تعالیٰ کی مدد کا وعدہ بھی پیچھے ہی پیچھے پڑتا چلا گیا۔

حضرت علی رض کے عہد میں اگرچہ اسلامی سلطنت خلفشار و فساد اور باہمی نفاق کی وجہ سے تقسیم ہو کر کمزور ہو چکی تھی مگر خلافت اسلامیہ کی ہیبت و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ قیصر روم کو بھی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

خلافت راشدہ کے خاتمہ کے بعد اسلامی سلطنت کے دنیوی نگہبان سیاسی گتھیاں سلجھانے میں اس حد تک مصروف رہے کہ اسلام کے اخلاقی اور روحانی ورثہ کی حفاظت نہ کر سکے نتیجتاً دنیا فاتح قوم جو اپنے اخلاق کریمانہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی اپنی ہی مفتوح اقوام کی تہذیب کے زہر سے محفوظ نہ رہ سکی اور آہستہ آہستہ تنزل کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی چلی گئی۔

جب ایک عرصہ تک ملت بیضا پر زوال کی تاریکی چھائی رہی تو حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے طفیل اور آپ کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر آپ کے آخری خلیفہ اور روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ظاہر ہوئے تا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو۔ چنانچہ آپ کی بعثت کی غرض آپ کے اس الہام سے صاف ظاہر ہے:۔

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک
رسید و پائے محمدیاں بر منار
بلند تر محکم افتاد"
(تذکرہ الہام)

یعنی تو خوشی سے چل کہ تیرے ظہور ہونے کا وقت آ گیا اور تیری بعثت کے نتیجہ میں امت محمدیہ زوال کی عمیق ترین پستیوں سے اٹھ کر اب عروج کے مینار کی بلند ترین رفعتوں پر اپنا قدم جمائے گی۔

اسلام کا یہ فتح نصیب جرنیل ادیان باطلہ کے مقابل ساری عمر نبرد آزما رہا اور بالآخر اپنی جماعت کو خلافت حقہ کے قیام کی خوشخبری دیتا ہوا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے مولا کو پیارا ہو گیا۔

آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وجود میں جماعت احمدیہ نے نصرت الٰہی کے کئی نشان دیکھے۔ جماعت میں پھوٹ ڈال کر جماعت کی تبلیغی روح کو مسخ کرنے کی کئی بار کوشش کی گئی مگر وہ جو خلیفۂ برحق سے وابستہ تھے نہ تو وہ مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے کے بہکاوے میں آئے اور نہ ہی انہوں نے خلیفہ صادق کو معزول کرنے کے وسوسہ کو اپنے دل میں جگہ دی اس طرح حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کی جدوجہد سے قائم ہونے والی جماعت نہ صرف منتشر ہونے سے بچ گئی بلکہ پہلے سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی۔

خلافت ثانیہ کے دور میں یہ حقیقت اور کھلتی گئی۔ وہ لوگ جو آج سلسلہ خلافت سے الگ ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے زمانہ میں خلافت کے قائل تھے اس وقت نصرت حق نے بڑے بڑے معرکوں میں ان کے قدم چومے لیکن جب وہ خلیفہ برحق سے دور ہو گئے تو وہی جو تائید یافتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے یکہ و تنہا رہ گئے۔ اس کے برعکس خدا کی رضا کی راہوں پر عجز اختیار کر کے خلافت سے وابستہ رہنے والے خدائی بشارتوں کے وارث قرار پائے۔

خلافتِ ثانیہ کے باون سالوں میں جماعت احمدیہ پر کئی ابتلا آئے سینکڑوں طوفان اٹھے ہزاروں مخالفتوں نے جنم لیا لاکھوں تکالیف برداشت کرنی پڑیں مگر وہ ناتواں اور کمزور انسان جو خلیفہ برحق کی ڈھال کے پیچھے ہو کر مدافعت کر رہے تھے اپنے مقصد میں کامیاب رہے تائید ایزدی انہیں حاصل رہی اور نصرت حق نے ان کے قدم چومے۔

خلافتِ خداوندی کے ساتھ ساتھ اگر ان منصوبہ بندیوں پر بھی نظر رکھی جائے جو خلافت ثانیہ کے بابرکت عہد میں اختیار کی گئیں تو یہ حقیقت پورے طور پر کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ نصرتِ الٰہی خلافت سے وابستہ ہے۔ بات جماعت احمدیہ کی داخلی تنظیم کی ہو جس کے ذریعہ جماعت کے مرد و زن پانچ ذیلی تنظیموں میں تقسیم ہو کر وحدت و کثرت کا حسین امتزاج پیش کر رہے ہیں یا تحریک جدید کے تبلیغی نظام کی جس کی عالمگیر کوششوں کے طفیل قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی ہوئی ایک آواز آج دنیا کے مشہور ترین خطوں میں ایک کروڑ سے زائد آوازوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ ذکر وقف جدید کی بابرکت تحریک کا ہو جس کی انقلاب آفرینیاں سندھ میں بجا طور پر محسوس کی جا سکتی ہیں یا ہجرت کے بعد جماعت کے لئے ایک مرکز کی تلاش اور اس کی آبادکاری کا۔ مسئلہ شدھی کی تحریک کے سامنے سینہ سپر ہونے کا ہو یا "رنگیلے رسول" والے مفسدین سے پیدا ہونے والے ہیجان کو اس کے منطقی نتیجہ تک پہنچانے کا۔ مرحلہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت کا ہو جس کی نزاکت اس وقت کے سارے مسلمان زعماء کے نزدیک مسلّم تھی یا آزادی وطن عزیز اور آزادی کے بعد انتقال آبادی کا تاریخ کے ان نازک ترین موڑوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو بھی پالیسیاں اختیار کیں جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہی اور یہ اسی وابستگی کا نتیجہ تھا کہ خلیفہ برحق کی اختیار کردہ یہ تدابیر باوجود بظاہر نامساعد حالات کے اپنے منطقی نتائج کو پہنچیں قرآن کریم نے تو بہت پہلے یہ ارشاد فرما دیا تھا کہ:-

"اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ"

یعنی (یاد رکھو اور خوب یاد رکھو) یقیناً ہماری تدبیر نہایت پکی، نہایت مضبوط اور اپنے منطقی نتائج کو پہنچنے والی ہوتی ہے۔

خلافت ثالثہ کے پر جوش عہد میں تو کئی بابرکت تحریکوں کا آغاز ہوا جو نصرت الٰہی کے چمکتے ہوئے نشانوں سے معمور ہیں۔ خلیفہ برحق نے "فضل عمر فاؤنڈیشن" کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ کا مطالبہ کیا اور جماعت نے آپ کے قدموں میں ۳۴ لاکھ روپیہ لاکر ڈال دیا۔ "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک لاکھ پاؤنڈ کی تحریک کی اور جماعت کے فدائیوں نے باون لاکھ روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کو قائم کرتے ہوئے جماعت کے امام نے ۲/۱ ۲ کروڑ کا مطالبہ کیا تو اس ایثار پیشہ جماعت نے اپنے رب کی دی ہوئی توفیق سے خلافت سے اپنی والہانہ وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے دس کروڑ سے زائد کے وعدہ جات لکھوا دیئے۔

ان بابرکت تحریکوں کے نتیجہ میں جب اللہ والوں کا قافلہ پہلے سے کہیں زیادہ سرگرمی سے رواں ہوا تو رکاوٹیں پہلے سے کہیں بڑھ کر تکالیف پہلے سے کہیں زیادہ اور رخنے اپنی انتہاء کی شکل اختیار کر گئیں۔ مگر جب مخالفت کی آگ قدرے تشدد کی ہوئی اور ظلم کا طوفان تھما تو یہ حیرت ناک نظارہ ساری دنیا نے دیکھا کہ وہ موعود ناقۃ المسیح دکھ اور درد کی صلیب اپنے بوڑھے کندھوں پر اٹھائے جوانوں کے سے عزم کے ساتھ اسی شان سے اپنے مقصد کی طرف گامزن ہے کہ فدائیوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہے ــــ ایک ایسی جماعت جو دنیا کی نظر میں تو دھتکاری ہوئی ہے مگر جو نصرت الٰہی کے موتی قدم قدم پر پوری قدر دانی کے ساتھ نہ صرف خود سمیٹ رہی ہے بلکہ ہر قدردان کی خدمت میں بلا لحاظ غریب و ملت اور بلا امتیاز رنگ نسل پیش بھی کر رہی ہے۔ یہ محض جذباتی انداز بیان نہیں اور نہ ہی یہ مبالغہ آرائی سے لبریز عقیدت مندی ہے بلکہ حقائق و واقعات کی ایک ننگی تلوار ہے۔ رفع شک کے لئے جماعت احمدیہ کے مئی ۷۵ء میں ختم ہونے والے بجٹ پر ایک نظر ڈالی جا سکتی ہے۔ باوجود انتہائی مشکلات کے باوجود جائیدادوں کے جلائے جانے کے باوجود تجارتوں کے سخت قسم کے بائیکاٹ کے اور باوجود [illegible] غیر یقینی صورتحال کے جو مسلسل ایک عرصہ تک قائم رہی۔ فدائیوں اور مخلصوں کی اس جماعت نے نہ صرف جانی قربانیوں کا ایک معیار قائم کیا بلکہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے رب سے کئے ہوئے مالی وعدوں کو نہ صرف پورا بلکہ اس کے فضل اور رحم کے ساتھ کئی لاکھ کے اضافہ کے ساتھ پورا کیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیلؑ سے عقد اخوت باندھنے والے یہ دیوانے جنہیں اس عہد کے خزانوں نے ہر قسم کے دکھ اور درد میں سے گزار کر زینت کا ایک موقع فراہم کیا۔ کسی دیوانے اور کے آستانے پر نہیں گرے۔ کسی در پر جا کر اس سے انسانی ہمدردی کے نام پر بھیک نہیں مانگی۔ ہر زخم اپنے سینہ پر برداشت کرتے ہوئے اور "گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو" کے مطابق اپنے عمل کو ڈھالتے ہوئے اپنے امام کی سرکردگی میں یہ عاشقان رسول عربیؐ اپنے رب کی دی ہوئی توفیق سے آج بھی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ ایمان کو تازہ کرنے والا اور روحوں کو تڑپا دینے والا تائید ربانی کا یہ تابندہ و پائندہ نشان جہاں ایک طرف اہل دل کے لئے سرور، لذت اور سرشاری کا موجب ہے وہاں دوسری طرف یہ عظیم الشان دلیل ہے ان اصحاب حکمت و دانش کے لئے جو منطق کی الجھی گتھیوں میں گرفتار، زندگی کی میکانکی تشریح پر قانع اور مادی سرحدوں سے پرے کسی ماورائی حقیقت کے وجود سے منکر ہیں۔

اس عظیم آسمانی نشان کا اعتراف ہمارے نکتہ نظر سے سخت ترین اختلاف رکھنے والے اصحاب نے بھی کیا ہے۔ چٹان اپنے ۱۷ فروری ۷۵ء کے شمارہ میں رقم طراز ہے:-

"قادیانیوں کی تنظیم، انکی تبلیغ کے لئے ان کا ایثار اور مستعدی، اپنے مشن کے لئے ان کی فداکاری ایک مثالی چیز ہے۔ مسلمان جب تک تنظیم اور ایثار کی اس روح تک نہ پہنچیں گے انھیں قادیان اور دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں کامیابی نہیں ہو گی"

(چٹان ۱۷ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۱ بحوالہ کتاب "انگریز کا فیصلہ" صفحہ ۱۱)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام والصلوٰۃ نے اسی ازلی و ابدی حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے آج سے کئی سال پیشتر اہل بصیرت اصحاب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے فرمایا تھا:-

"کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں"

(نزول المسیح صفحہ [illegible])

خلافت راشدہ کے ذریعے اس پیشگوئی کے حرف بحرف پورا ہونے پر آج ہمارے دل خدائے پاک کی حمد سے معمور اور ہماری زبانیں اس کی مدح و ستائش سے لبریز ہیں خدائے رحیم و کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری خطاؤں اور لغزشوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے، ہمارے عجز و انکسار کو قبول فرماتے ہوئے ہم کمزوروں اور بے کسوں کو نعمت خلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت جہاں ایک طرف جماعت مومنین کا امتیاز قائم کرتی ہے وہاں دوسری طرف خلافت حقہ کے استحکام اور اس سے وابستگی کی ذمہ داری کی طرف توجہ بھی دلاتی ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے اس مرکزی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل کرتا ہے۔ جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہو گی"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء بحوالہ الفرقان مئی جون ۶۷ء صفحہ ۳۲)

درخواستِ دعا

خاکسار مالی اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے اور گزشتہ ایک ماہ سے گردن پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب و خواتین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا کرے اور میری پریشانیاں دور کرے۔ آمین!

(محمد بشیر ٹیلر ماسٹر النصرت کلاتھ ہاؤس ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پہلا دن - ۲۰ اخاء - جمعہ

صبح ۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰ خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ حاصل کریں گے۔ اور اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کرکے اپنے خیمے نصب کریں گے۔

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ جائزہ — صدر محترم انتظامات کا جائزہ لیں گے۔

۱۱-۳۰ تا ۲-۴۵ وقفہ برائے طعام، نماز جمعہ وعصر
دوپہر کا کھانا بیرونی خدام دارالضیافت میں کھائیں گے۔
ٹھیک ایک بجے مسجد اقصیٰ میں خطبہ شروع ہوتا ہے۔ جمعہ کے معاً بعد خدام مقامِ اجتماع میں پہنچیں گے۔ اور پنڈال میں بیٹھیں گے۔

۲-۴۵ تا ۳-۰۰ جائزہ اور ہدایات

۳-۰۰ تلاوت قرآن مجید، عہد
افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

۴-۱۵ تا ۵-۱۰ فٹ بال م۱، فٹ بال م۲۔ کبڈی م۱

۵-۱۰ تا ۵-۲۵ وقفہ برائے تیاری نماز

۵-۲۵ تا ۵-۴۵ نماز مغرب، عشاء

۵-۴۵ تا ۶-۰۰ درس قرآن مجید

۶-۰۰ تا ۷-۰۰ وقفہ برائے طعام (اس دوران اسٹیج پہ تقریری مقابلہ معیار سوم ہوگا)

۷-۰۰ تا ۸-۰۰ شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)

۸-۰۰ تا ۹-۰۰ تقریری مقابلہ معیار دوم

۹-۰۰ تا ۱۰-۱۵ مقابلہ ترجمہ قرآن کریم۔ مقابلہ حفظِ قرآن۔ تلاوت قرآن کریم کا ابتدائی مقابلہ۔ مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۴۰ فائنل مقابلہ تلاوتِ قرآن مجید

(شب بخیر)

دوسرا دن - ۲۱ اخاء - ہفتہ

۳-۴۵ تا ۴-۲۰ بیداری، تیاری نمازِ تہجد

۴-۲۰ تا ۴-۵۰ نماز تہجد

۴-۵۰ تا ۵-۲۰ نماز فجر

۵-۲۰ تا ۵-۳۵ درس قرآن مجید

۵-۳۵ تا ۵-۴۰ تمام خدام پنڈال میں قرآن کریم کی تلاوت کریں گے۔

۵-۴۰ تا ۵-۵۵ ورزش

۵-۵۵ تا ۶-۴۵ ناشتہ (اس دوران والی بال نمبر۱۔ نمبر۲۔ نمبر۳ اور رسہ کشی نمبر۱، نمبر۲، نمبر۳ کے مقابلے ہوں گے)

۶-۴۵ تا ۹-۰۰	**علمی مقابلے** مشاہدہ معائنہ، مضمون نویسی مقررہ نظمیں زبانی سُنانے اور مطالعہ حدیث کے مقابلے۔	**ورزشی مقابلے** ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی لمبی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا، تھالی پھینکنا۔ وزن اٹھانا۔ کلائی پکڑنا۔

۹-۰۰ تا ۹-۵۰ فٹ بال نمبر ۳۔ کبڈی نمبر ۲۔ کبڈی نمبر ۳

۹-۵۰ تا ۱۱-۲۰ مقابلہ عام معلومات — ہر سہ معیار

۱۱-۲۰ تا ۱۱-۳۰ درس از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰ تقریری مقابلہ معیار خاص

۱۲-۳۰ تا ۱-۳۰ وقفہ برائے طعام، تیاری نماز (اس دوران اذان کا مقابلہ ہوگا)

۱-۳۰ تا ۱-۴۵ نماز ظہر، عصر

۱-۴۵ تا ۲-۱۵ ذکرِ حبیبؑ

۲-۱۵ تا ۴-۱۰ شوریٰ۔ سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں گی۔

۴-۱۰ تا ۵-۱۰ کبڈی۔ فٹ بال، والی بال (سیمی فائینل

۵-۱۰ تا ۵-۲۵ وقفہ برائے تیاری نماز

۵-۲۵ تا ۵-۴۵ نماز مغرب، عشاء

۵-۴۵ تا ۶-۰۰ درسِ حدیث

۶-۰۰ تا ۷-۲۰ وقفہ برائے طعام

۷-۲۰ تا ۸-۱۰ تلقینِ عمل

۸-۱۰ تا ۹-۲۰ تقریری مقابلہ معیارِ اوّل

۹-۲۰ تا ۱۰-۴۰ علمی و مذہبی سوالات کے جوابات

(شب بخیر)

تیسرا دن - ۲۲ اخاء - اتوار

۳-۴۵ تا ۴-۲۰ بیداری، تیاری نماز تہجّد

۴-۲۰ تا ۴-۵۰ نماز تہجد

۴-۵۰ تا ۵-۲۰ نماز فجر

۵-۲۰ تا ۵-۳۵ درس قرآن مجید

۵-۳۵ تا ۵-۴۰ تمام خدام پنڈال میں ہی تلاوت قرآن مجید کریں گے۔

۵-۴۰ تا ۵-۵۵ ورزش

۵-۵۵ تا ۶-۵۵ ناشتہ (اس دوران پیغام رسانی، نظم خوانی، رسہ کشی اور والی بال کے فائینل مقابلے ہوں گے)

۶-۵۵ تا ۷-۴۵ فٹ بال فائینل

۷-۴۵ تا ۸-۳۵ کبڈی فائینل

۸-۳۵ تا ۹-۰۵ تقاریر علماء سلسلہ

۹-۰۵ تا ۹-۱۵ درس از کتاب "مشعلِ راہ"

۹-۱۵ تا ۱۰-۴۵ تلقینِ عمل

۱۰-۴۵ تا ۱۱-۱۵ خطاب صدر محترم

۱۱-۱۵ تا ۱۱-۴۵ پرچہ قرآن مجید و دینی معلومات (ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے) خدام قلم پنسل ہمراہ لاویں۔

۱۱-۴۵ تا ۱-۰۰ وقفہ برائے طعام، تیاری نماز

۱-۰۰ تا ۱-۱۵ نماز ظہر و عصر

۱-۱۵ تا ۳-۰۰ شوریٰ

۳-۰۰ تا انعامات
الوداعی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
عہد۔ دعا۔

دعا کے بعد خدام کو جانے کی اجازت ہوگی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو تعلیم الاسلام کالج کے بالمقابل کھلے میدان میں منعقد ہوگا۔ خدام کی رہائش خود ساختہ خیموں میں ہوگی۔ خدام اس کے مطابق تیاری کرکے آئیں۔

اپنے ساتھ خیمہ کا سامان اور پلیٹ اور گلاس وغیرہ ضرور لاویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

آقا کا اپنے خدام سے خطاب

تلقین عمل — ذکر حبیب — ورزشی مقابلے — علمی مقابلے — تقاریر علمائے سلسلہ — شوریٰ

۲۰-۲۱-۲۲ر اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء

بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار

خدام الاحمدیہ کا چونتیسواں (۳۴) مرکزی سالانہ اجتماع

اجتماع کے مبارک ایام قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ خدام اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں۔ مرکز میں کثرت سے آئیں۔ نزدیک والے بھی آئیں اور دُور والے بھی آئیں اور الہام یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کا مصداق بنتے ہوئے شوق و رغبت اور دلی دُعاؤں سے اجتماع میں شرکت فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

علمی مقابلے بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء

امسال علمی مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہوگی:۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم:۔ (تلاوت کے لئے سورۃ مائدہ کا آخری رکوع مقرر ہے تلاوت زبانی کرنا ہوگی)

۲۔ حفظ قرآن کریم:۔ (حفاظ کا الگ مقابلہ ہوگا۔ باقی خدام کے لئے تیسویں پارہ کی سورتیں التکویر، الانفطار اور المطففین مقرر ہیں)

۳۔ تقریری مقابلہ ہر سہ معیار۔

(نوٹ) تقریر کا وقت معیار اول کے لئے ۵ منٹ۔ معیار دوم کے لئے ۴ منٹ اور معیار سوم کے لئے ۳ منٹ ہوگا)

ہر سہ معیار کے لئے عناوین حسب ذیل ہوں گے:۔

(۱) وفات مسیح از روئے قرآن کریم

(۲) اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن کریم۔

(۴) صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جاں نثاریاں۔

۴۔ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے لئے ایک ہی معیار ہوتا ہے۔ عناوین حسب ذیل ہوں گے:۔

(۱) مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر لندن کانفرنس اور اس کے اثرات۔

(۲) برکاتِ دعا

(۳) سیرت حضرت عثمانؓ بن عفان

(۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت و افادیت۔

۵۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوران سال مطالعہ کردہ کتب سے۔ اس کے علاوہ مطالعہ حدیث سے۔ حفظ نظم، مشاہدہ معائنہ، عام معلومات کے مقابلے بھی ہوں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انتظام ورزشی مقابلے بر موقعہ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ ۲۰-۲۱-۲۲ر اخاء (اکتوبر) کے موقعہ پر حسب پروگرام انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کے مقابلے کروائے جائیں گے انفرادی کھیلوں میں دوڑیں ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر، ایک میل۔ گولہ پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ اونچی چھلانگ لمبی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا وغیرہ کے مقابلے ہونگے۔ خدام کو ان مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے تاکہ نمایاں کھیل کا مظاہرہ ہو سکے۔

اجتماعی کھیل:۔ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے

نٹ بال - والی بال - کبڈی - رسہ کشی

اجتماعی کھیلوں میں سات ٹیمیں شامل ہو سکیں گی۔ ٹیموں کے علاقوں کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے ہر علاقہ کے کھلاڑی قائد مقامی کی معرفت اپنے علاقہ کے نمائندہ سے رابطہ قائم کریں۔

۱۔ کراچی و کوئٹہ ڈویژن:۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب ضلع کراچی ہوں گے

۲۔ علاقہ خیرپور و حیدرآباد:۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب ضلع حیدرآباد ہوں گے۔

۳۔ سرگودھا ڈویژن مع احمد نگر:۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب ضلع سرگودھا ہوں گے۔

۴۔ لاہور ڈویژن:۔ ان کے نمائندہ مکرم ملک محمود احمد صاحب مالک شیراز ایجنسی گوجرانوالہ ہونگے۔

۵۔ علاقہ راولپنڈی۔ صوبہ سرحد۔ علاقہ آزاد کشمیر:۔ انکے نمائندہ قائد صاحب ضلع راولپنڈی ہونگے۔

۶۔ علاقہ ملتان و علاقہ بہاولپور۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب ضلع ساہیوال ہونگے۔

۷۔ ربوہ:۔ ان کے نمائندہ مہتمم صاحب مقامی ہوں گے۔

نمائندگان ٹیم کی خدمت میں التماس ہے کہ اجتماع سے قبل اپنے علاقہ کے کھلاڑیوں سے رابطہ قائم فرما کر ایک منظم ٹیم مرتب فرمائیں۔

(منتظم ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ اگست و ستمبر ۱۹۷۸ء

شعبہ امداد طلبہ مستحق طلبہ کی تعلیمی امداد کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے اس لئے اس کے اخراجات عطایا کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ صدقات کی رقوم بھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے ماہ اگست و ستمبر ۱۹۷۸ء میں دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ اُن کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیہ جات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائی جا سکتی ہیں۔ (نگران امداد طلبہ)

۱۔ حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا ربوہ
۲۔ حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا ربوہ
۳۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۴۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ
۵۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ″
۶۔ ″ ″ مرزا غلام احمد صاحب ″
۷۔ ″ ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
۸۔ ″ مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا۔
۹۔ ″ ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ۔
۱۰۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
۱۱۔ ″ امینہ عنایت صاحبہ کراچی۔
۱۲۔ مکرم مرزا محمد عثمان صاحب۔
۱۳۔ ″ الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی۔
۱۴۔ ″ عبد الغفور صاحب خالد کرٹک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبد المحسن کرٹک شہید
۱۵۔ مکرمہ مجیدہ شاہ نواز صاحبہ کراچی۔
۱۶۔ ″ طاہرہ ناصر صاحبہ اسلام آباد۔
۱۷۔ مکرم چوہدری منیر نواز صاحب لاہور۔
۱۸۔ مکرمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۱۹۔ مکرم علی اکبر صاحب احمدی سکرنڈ سندھ
۲۰۔ ″ خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ۔
۲۱۔ ″ محمد یٰسین صاحب ″
۲۲۔ ″ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ
۲۳۔ ″ شیخ بشیر احمد صاحب کوئٹہ
۲۴۔ مکرمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ربوہ
۲۵۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ممبر مرچنٹ ″
۲۶۔ ″ حامد حسن مفتی صاحب پشاور یونیورسٹی
۲۷۔ مکرمہ مسز نثار حسین صاحبہ لاہور۔
۲۸۔ مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی کراچی۔
۲۹۔ ″ ملک عبد المجید صاحب ربوہ
۳۰۔ ″ شیخ محمد سعید صاحب لاہور
۳۱۔ ″ ملک غلام حسین صاحب ″
۳۲۔ مکرمہ ڈاکٹر مسز آصفہ نعیم صاحبہ کراچی
۳۳۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب
۳۴۔ ″ چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
۳۵۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ
۳۶۔ مکرم رانا ضیاء اللہ خان صاحب گجرات
۳۷۔ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اسلام آباد۔
۳۸۔ ″ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی
۳۹۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب نواب شاہ سندھ
۴۰۔ ″ خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال
۴۱۔ مکرمہ والدہ صاحبہ عبد الشکور اسلم صاحب ربوہ
۴۲۔ مکرم عبد الرشید صاحب بیٹ کراچی
۴۳۔ ″ میجر حبیب اللہ خان صاحب دوالمیالی از طرف ملک ممتاز احمد صاحب
۴۴۔ ″ ملک صفدر علی خان صاحب کراچی
۴۵۔ ″ مولوی عبد الرحیم صاحب عارف چونڈہ
۴۶۔ ″ چوہدری مجید احمد صاحب ربوہ
۴۷۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سولنگی ربوہ
۴۸۔ ″ بشریٰ صدیقہ صاحبہ ″
۴۹۔ مکرم ظفر احمد صاحب شاہی والا
۵۰۔ مکرمہ امۃ اللطیف زیدوی صاحبہ ربوہ
۵۱۔ مکرم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
۵۲۔ ″ ریاض قمر صاحب ایڈووکیٹ ہارون آباد۔
۵۳۔ ″ شیخ فضل الرحمٰن صاحب
۵۴۔ مکرمہ صادقہ نسیم صاحبہ لاہور
۵۵۔ ″ فضل بی بی صاحبہ جھول ضلع رحیم یار خان۔
۵۶۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور۔
۵۷۔ ″ ڈاکٹر عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
۵۸۔ ″ چوہدری رشید احمد صاحب چک ۵۰ ش سرگودھا۔
۵۹۔ مکرمہ مسز لطیف صاحبہ کراچی۔
۶۰۔ ″ ماڈرن موٹرز

جماعت ہائے احمدیہ: کراچی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ کھاریاں۔ گوگیرہ۔ ننکانہ صاحب۔ چک ۱۲/۷ ساہیوال۔ اوکاڑہ۔ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ کوٹ فتح خان۔ چک ۲۱۵ چ ب ضلع فیصل آباد۔ بھابھڑا ضلع سرگودھا۔ چک ۹۷/۴R ضلع ساہیوال۔ چک ۲۳/W.B ضلع وہاڑی۔ داربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ چک ۲۰۳/R.B ضلع فیصل آباد۔ اٹک۔ ٹیکسلا۔ گکھڑ۔ ہونگ۔ گوجرہ۔ دوالمیال۔ چکوال۔ راولپنڈی۔ مظفر گڑھ۔ شیخوپورہ۔ حیدرآباد سندھ۔ کوئٹہ۔ ڈہرکی۔ لوچپال کلاں۔ جھول ضلع رحیم یار خان۔ گجرات۔

ضروری اعلان

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں بی کام، بی فارمیسی، کیمیکل ٹیکنالوجی، بی۔ ایس سی جیالوجی، بی۔ اے فائن آرٹس وغیرہ میں داخلے عنقریب شروع ہونے والے ہیں۔ تمام احمدی طلباء جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کر لیا ہو اور لاہور میں داخلہ کے خواہشمند ہوں صحیح راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

NASIR AHMAD JAMIL ناصر احمد جمیل
جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
ہاسٹل نمبر ۴ کمرہ نمبر ۲۳۵ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور

مائیکرو بس برائے فروخت

مائیکرو بس (فوکس ویگن) ۱۹۷۱ء ماڈل اچھی حالت میں قابل فروخت موجود ہے۔ خواہشمند دوست فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔ (معرفت مینجر صاحب الفضل ربوہ۔ فون نمبر ۲۶۹)

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ کوہاٹ کیلئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائیگی۔ بڑی عمر کے آدمی کو ترجیح دی جائے گی۔ ضرورت مند اپنے مقامی امیر یا صدر کی تصدیقی چٹھی کے ساتھ لائیں۔ (محمد صدیق بنگش سیکرٹری جائیداد دار السلام انجمن و مسجد احمدیہ بیرون تحصیل گیٹ۔ کوہاٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلانات برائے لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کو پروگرام سالانہ اجتماع بھجوایا جا چکا ہے جو ۲۰-۲۱-۲۲ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل ہیں:-

۱۔ مضمون نگاری کا مقابلہ یہاں آکر ہوگا قلم کاغذ ساتھ لائیں۔

۲۔ بیت بازی کے مقابلہ کے لئے پانچ پانچ لڑکیوں کی ٹیم بنائیں۔ اگر ایک شہر سے پانچ نہ مل سکیں تو ضلع ایک ٹیم بنا لے۔

۳۔ انٹرویو دینی معلومات کے لئے چار چار یا پانچ پانچ لڑکیوں کی ٹیم بنائیں۔ تین دور ہوں گے (۱) قرآن و حدیث (۲) اسلامی تاریخ (۳) تاریخ احمدیت۔

۴۔ جن کارکنات نے ۷۷-۱۹۷۸ء میں بہت اچھا کام کیا ہو ان کے نام ہر لجنہ کی صدر جلد از جلد بھجوا دیں تا ان کی اسناد تیار کر کے رکھی جائیں۔

۵۔ فضل عمر کلاس کی اسناد اور لجنہ اماء اللہ کا جو امتحان دوران سال ہوا ہے اس کی اسناد عہدہ داران لے کر جائیں۔

۶۔ تمام لجنات سالانہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں بھجوائیں۔ جنہوں نے ایک بھجوائی ہے وہ دوسری بھجوائیں۔

۷۔ نصاب کے مطابق دینی معلومات کا امتحان لے کر اجتماع سے قبل نتیجہ بھجوائیں۔

۸۔ جو نمائندگان خطاب کرنا چاہیں وہ اپنے نام جلد سے جلد بھجوا دیں۔

۹۔ ناصرات کا پروگرام جمعہ کو صبح کے اجلاس میں ہوگا۔

۱۰۔ لجنہ کا پروگرام بعد جمعہ شروع ہوگا۔

۱۱۔ ہر آنے والی بہن کے پاس اس کی لجنہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سوال و جواب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع انصار اللہ کے پروگرام کو زیادہ دلچسپ بنانے اور اراکین انصار اللہ کے ازدیاد علم کی خاطر سوال و جواب کا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ جو دوست سوال کرنا چاہتے ہوں وہ سوالات خوشخط لکھ کر سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ایسے سوالات کے جوابات نہ دئے جا سکیں گے جن کے لکھنے والے اپنا نام و پتہ ساتھ نہ لکھیں گے۔ سیاست سے متعلق سوالات نہ بھجوائے جائیں۔ (سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ کے نزدیک

اس کے علاوہ

دار الرحمن کالونی کی دیگر خصوصیات

(۱) ربوہ سے کالونی تک پختہ اور کشادہ سڑک (۲) کالونی کی اندرونی سڑکوں کی چوڑائی چالیس فٹ (۳) مسجد اقصیٰ کے نزدیک ترین (۴) یونیورسٹی، کالج، سکول جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ نزدیک (۵) فوری رجسٹری فوری قبضہ کی بنیاد پر (۶) ہر جھگڑے سے مبرا (۷) موقع کے مطابق انتہائی موزوں اور ارزاں نرخ۔

اس کے علاوہ ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ اور مکانات ربوہ کے اردگرد دیگر کالونیاں کریم کالونی۔ الباسط کالونی کے پلاٹس کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا مخلص اور معاون ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ ربوہ فون رہائش ۲۰۵

تقریری مقابلہ انصار اللہ کیلئے عنوانات

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ منعقدہ ۲۷-۲۸-۲۹ر اخاء/اکتوبر کے موقع پر انصار اللہ کا تقریری مقابلہ بھی ہوگا جس کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر ہیں۔ ہر مقرر وقت کی رعایت کے ساتھ ان عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کر سکے گا۔

۱۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض۔

۲۔ برکات خلافت

۳۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن

۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو دوست اس تقریری مقابلہ میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اجتماع سے پہلے پہلے اپنے اسماء دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں پہنچا دیں۔ (سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب سے قریب تر آرہا ہے آپ اپنی مجلس کا بجٹ جلد از جلد سو فیصد ادا کر کے سالانہ اجتماع کے موقع پر دعائیہ فہرست جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوگی اس میں ضرور شامل ہونے کی کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دو (۲) علمی تحفے

(۱) اجمالی تعارف کتب مسیح موعودؑ۔ مرتب: قیوم شاہد ایم۔اے

دو جلدوں میں صفحات فی جلد ۳۲۰۔ ہدیہ فی جلد پندرہ روپے۔ دونوں جلدوں کی پیشگی رعایتی قیمت ۲۵/- روپے ادا کرنے والوں کے نام جلد دوم میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

(۲) نافلہ موعود۔ صفحات ۱۲۸ ہدیہ فی کاپی ۵/- روپے

احمدی شعراء کا نذرانہ عقیدت مرتب: قیوم شاہد ایم۔اے

ملنے کا پتہ: ربوہ کے تمام کتب فروشوں کے علاوہ

قیوم اکیڈیمی ۹/۱۸ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

اجتماع خدام الاحمدیہ منعقدہ ۲۰-۲۱-۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے

مشہور مجربات

۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق

حب اطہرا مکمل کورس پچیس روپے

نرینہ اولاد گولیاں " تیس روپے

نرد جام عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے

حکیم عبد الحمید

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر گوجرانوالہ ۴۴۲۸۷ ربوہ فون ۶۲۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴